سورہ نمبر
(۴)

النِّسَاء

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

ف ا یعنی دین پر اور اسکو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا (۳) صدق رضا ف۲ سورۂ نساء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اسمیں ۲۴ رکوع ۱۷۶ آیتیں ہیں اور تین ہزار پینتالیس ۳۰۴۵ کلمے اور سولہ ہزار تیس ۱۶۰۳۰ حرف ہیں ف۳ یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو ف۴ ابوالبشر حضرت آدم سے جنکو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور انسان کی ابتدائے پیدائش کا بیان کرکے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعقلی و نافہمی سے اسکا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جسکا انکار محال ہے مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج کی سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اسطرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائیگی یا یوں کہیے کہ قبائل کی کثیر تعداد یں ایک شخص کی طرف منتہی ہوجاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائینگے مگر جانب ماضی میں انکی نہایت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی اسیطرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اُسکا نام کتب الٰہیہ میں آدم ہے علیہ السلام اور ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکا اگر اسکے لیے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہٰذا ضروری ہے کہ اُسکی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو۔ اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین اُنھیں عناصر سے پیدا ہوگا جو اُس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اُسکا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اُسکے وجود میں غالب ہو اسلیے پیدائش کی نسبت اُسی عنصر کی طرف کیجائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اسلیے اُسکے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اُس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اُسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے کہ اُسکی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمت الٰہیہ نے حضرت آدم کی ایک بائیں پسلی اُنکے خواب کے وقت نکالی اور اُنسے اُنکی بی بی حضرت حوّا کو پیدا کیا چونکہ حضرت حوّا بطریق توالد معمولی پیدا نہیں ہوئیں اس لیے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اُسکی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے اپنے پاس حضرت حوّا کو دیکھا تو محبت جنسیت دل میں موجزن ہوئی اُنسے فرمایا تم کون ہو اُنھوں نے عرض کیا عورت فرمایا کس لیے پیدا کی گئی ہو عرض کیا آپ کی تسکین خاطر کیلیے تو آپ اُنسے مانوس ہوئے ف۵ اُنھیں قطع نہ کرو حدیث شریف میں ہے جو رزق کی کشائش چاہے اسکو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے ف۶ شان نزول ایک شخص کی نگرانی میں اُسکے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچانے دینے سے انکار کر دیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اسکو سنکر اُس شخص نے یتیم کا مال اُسکے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ف۷ یعنی اپنے حلال مال ف۸ یتیم کا مال جو تمہارے لیے حرام ہے اسکو اچھا سمجھکر اپنے ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ ردی تمہارے لیے حلال و طیب ہے اور یہ حرام خبیث ف۹ اور اُنکے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے ف۱۰ آیت کے معنی میں چند قول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیر ولایت یتیم لڑکی سے اُسکے مال کی وجہ سے نکاح کرلیتے باوجودیکہ اُسکی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اُسکے ساتھ صحبت و معاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اسکے مال کے وارث بننے کیلیے اُسکی موت کے منتظر رہتے اس آیت میں اُنھیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانیکے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے انھیں بتایا گیا کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کیلیے جو عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک نہیں رکھتے تھے انھیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حق میں ناانصافی سے بھی ڈرو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کر سکو۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے بھی زیادہ (بقیہ صفحہ ۹۲)

ع ۲۰
۱۱
۱۱

منزل ۱

النِّسَاء

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ نساء مدنی ہے ف۲ اس میں ۱۷۶ آیتیں اور ۲۴ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

اے لوگو ف۳ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۴

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَ

اور اُسی میں سے اُسکا جوڑا بنایا اور اُن دونوں سے بہت مرد و عورت پھیلا دیے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو ف۵ بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے

رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪

اور یتیموں کو اُنکے مال دو ف۶ اور ستھرے ف۷ کے بدلے گندا نہ لو ف۸

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②

اور اُنکے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے ف۹ تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش

النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً

آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار ف۱۰ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۗ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③ وَاٰتُوا النِّسَآءَ

یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اُس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ف۱۱ اور عورتوں کو اُن کے مہر

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۹۱) عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ تمھیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لئے ایک وقت میں چار عورتوں تک نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی باندی مسئلہ تمام امت کا اجماع ہے ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیٹیاں تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں چار رکھنا ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان (بقیہ حاشیہ نیچے) ٭

صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

خوشی سے دو ف۱ پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمھیں کچھ دیدیں

فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ﴿۴﴾ وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ

تو اُسے کھاؤ رچتا پچتا ف۲ اور بے عقلوں کو ف۳ اُن کے مال نہ دو جو تمھارے پاس ہیں

اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا

جنکو اللہ نے تمھاری بسر اوقات کیا ہے اور اُنھیں اُس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن سے اچھی بات

مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ

کہو ف۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو ف۵ یہانتک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم اُنکی سمجھ

مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا

ٹھیک دیکھو تو اُن کے مال اُنھیں سپرد کردو اور اُنھیں نہ کھاؤ حد سے بڑھکر

وَّ بِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَ

اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے ف۶ اور

مَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ

جو حاجتمند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم اُن کے

اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۶﴾

مال اُنھیں سپرد کرو تو اُن پر گواہ کرلو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ

مردوں کے لیے حصہ ہے اُس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کیلیے

نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ

حصہ ہے اُس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت

نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى

حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا ف۷ پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم

وَ الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾

اور مسکین ف۸ آجائیں تو اُسمیں سے اُنھیں بھی کچھ دو ف۹ اور اُن سے اچھی بات کہو ف۱۰

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ اُنکے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کرلیا ہو تو اُنھیں لازم ہے کہ وہ مہر اُسکی مستحق عورت کو پہنچا دیں۔

ف۲ مسئلہ عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے اُنھیں مجبور کرنا اُنکے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طبن لکم فرمایا جسکے معنیٰ ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا۔

ف۳ جو اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف پہچانیں اُسکو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر اُن پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کردینگے۔

ف۴ جس سے اُنکے دلکو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمھارا ہے اور تم ہوشیار ہو جاؤ گے تو تمھیں سپرد کیا جائے گا۔

ف۵ کہ انہیں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں

ف۶ یتیم کا مال کھانے سے

ف۷ زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت میں اُس رسم کو باطل کیا گیا۔

منزل ۱

ف۸ اجنبی جن میں سے کوئی میت کا وارث نہ ہو

ف۹ قبل تقسیم اور یہ دینا مستحب ہے۔

ف۱۰ اس میں عذر جمیل وعدہ حسنہ اور دعائے خیر سب داخل ہیں اس آیت میں میت کے ترکے سے غیر وارث رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطور صدقہ دینے اور قول معروف کہنے کا حکم دیا زمانہ صحابہ میں اسپر عمل تھا محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ اُنکے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرا کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی ابن سیرین نے اسی مضمون کی عُبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اُس میں یہ بھی ہے کہ کہا کہ اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا تیجہ جسکو سویم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اسمیں رشتہ داروں یتیموں و مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت اور دعا قول معروف ہے اس میں بعض لوگوں کو بیجا اصرار ہوگیا ہے جو بزرگوں کے اس عمل کا ماخذ تو تلاش نہ کرسکے باوجودیکہ اتنا صاف قرآن پاک میں موجود تھا لیکن اُنھوں نے اپنی رائے کو دین میں دخل دیا اور عمل خیر کو روکنے پر مصر ہوگئے۔ اللہ ہدایت کرے۔

٭ بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیبیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوگئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ان میں سے چار رکھو۔ ف۱۱ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی و پرانی باکرہ ثیبہ سب اس استحقاق میں برابر ہیں یہ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنیٰ یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا

اور ڈریں ف١ وہ لوگ اگر اپنے بعد ناتواں اولاد چھوڑتے تو اُنکا

عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کیسا اُنھیں خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں ف٢ اور سیدھی بات کریں ف٣ وہ جو

يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا

یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری ے آگ بھرتے ہیں ف٤

وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ

اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائینگے اللہ تمھیں حکم دیتا ہے ف٥ تمھاری اولاد کے بارے میں ف٦ بیٹے کا حصہ

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ

دو بیٹیوں برابر ہے ف٧ پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر ف٨ تو اُن کو

ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ

ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اُس کا آدھا ف٩ اور میت کے ماں باپ کو

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ

ہر ایک کو اُس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو ف١٠

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ

پھر اگر اُسکی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے ف١١ تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی

لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ

بہن بھائی ہوں ف١٢ تو ماں کا چھٹا ف١٣ بعد اُس وصیت کے جو کر گیا

اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا

اور دَین کے ف١٤ تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے تم کیا جانو کہ اُن میں کون تمھارے زیادہ کام آئے گا ف١٥

فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ

یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے اور تمھاری

مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ

بیبیاں جو چھوڑ جائیں اُس میں سے تمھیں آدھا ہے اگر اُن کی اولاد نہ ہو پھر اگر اُن کی

ع ١٠/١٢

منزل ١

ف١ وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں۔

ف٢ اور مرنے والے کی ذریت کیساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اُسکی اولاد پریشان ہو

ف٣ مریض کے پاس اُسکے موت کے قریب موجود ہونیوالوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اُسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اُسکی اولاد تنگدست نادار نہ رہ جائے اور وصی و ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنیوالے کی ذریت سے حسن خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں۔

ف٤ یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے روز قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اُٹھائے جائینگے کہ اُنکی قبروں سے اور اُنکے منہ سے اور اُنکے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانیوالا ہے۔

ف٥ ورثہ کے متعلق

ف٦ اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو

ف٧ یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال اُنکا۔

ف٨ یا دو۔

ف٩ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اُس کا ہوگا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اُس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے۔

ف١٠ خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ اُن میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے۔

ف١١ یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اُسکا تہائی ہوگا نہ کہ کل کا تہائی۔

ف١٢ سگے خواہ سوتیلے ف١٣ اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا ف١٤ کیونکہ وصیت اور دَین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے۔ اور دَین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ الدَّیْنَ قَبْلَ الْوَصِیَّۃِ ف١٥ اس لیے حصوں کی تعیین تمھاری رائے پر نہیں چھوڑی۔

ے نِری۔ خالص

وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ

اولاد ہو تو اُنکے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ف۱ اگر تمہارے

لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ

اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو اُنکا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ف۲

مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ

جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد

يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جسنے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اُسکا بھائی یا بہن ہے تو اُنمیں سے ہر ایک کو

السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ

چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں ف۳

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً

میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اُس نے نقصان نہ پہنچایا ہو ف۴

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ

یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ

وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ

اور اُسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اُسکی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اُسے آگ میں داخل کریگا جسمیں ہمیشہ رہیگا اور

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

اُس کے لیے خواری کا عذاب ہے ف۵ اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں

ف۱ خواہ ایک بی بی ہو یا کئی ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی۔ کئی ہونگی تو سب اُس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا ف۲ خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ ف۳ کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لیے اُن میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے ف۴ اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کرکے یا کسی وارث کے حق میں وصیت کرکے مسائل فرائض وارث کئی قسم ہیں اصحاب فرائض یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک زیادہ ہوں تو سب کیلئے دو تہائی۔ پوتی اور پرپوتی اور اُس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اُس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائے گی کچھ نہ پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اُس کے ساتھ یا اُس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اُسکو عصبہ بنا دیگا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور اُنکی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں اُنکی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اُسکے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کیساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں اُن میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور اُنمیں مرد و عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے پوتے اور اُس سے ماتحت کے پوتے اور باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائینگے باپ چھٹا حصہ پائیگا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اُس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائیگا جو اصحاب فرض کو دیکر بچے دادا یعنی باپ کا باپ۔ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اسکے کہ ماں کو ثلث باقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پرپوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر اُنمیں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائیگی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اُسکا تہائی ملیگا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لیے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو محجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے محجوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چہارم پائیگا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پرپوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائیگا زوجہ میت کی اور اُسکے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی عصبات وہ وارث ہیں جنکے لیے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں اُنمیں سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اُسکا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہانتک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنیوالا پھر اُسکے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبات کے سوا جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور اُنکی ترتیب عصبات کے مثل ہے

ف۵ کیونکہ کل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اسلئے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گزرے گا۔

منزل ۱

ع ۲ 13

ف۱ یعنی مسلمانوں میں کے ف۲ کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں ف۳ یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ اور نکاح کی توفیق دے جو مفسرین اس آیت میں الفاحشۃ (بدکاری) سے زنا مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حبس کا حکم حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے ساتھ منسوخ کیا گیا (خازن وجلالین واحمدی) ف۴ جھڑکو گھڑکو برا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو (جلالین ومدارک وخازن وغیرہ) ف۵ حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی پھر حبس پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا ابن بحر کا قول ہے کہ پہلی آیت وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ اُن عورتوں کے باب میں ہے جو عورتوں کے ساتھ (بطریق مساحقت) بدکاری کرتی ہیں اور دوسری آیت کا الَّذٰنِ لواطت کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور زانیہ کا حکم سورۂ نور میں بیان فرمایا گیا اس تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں۔

ف۶ ضحاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت سے پہلے ہو وہ قریب ہے۔

ف۷ اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں۔

ف۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لیے نہیں ہے اللہ مالک ہے جو چاہے کرے انکی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی۔ (احمدی)

ف۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کافر کی توبہ اور اُس کا ایمان مقبول نہیں

ف۱۰ شانِ نزول زمانۂ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنی اقارب کی بی بیوں کے بھی وارث بنجاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انھیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور خود مہر لے لیتے یا انھیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انھوں نے پایا ہے وہ دیکر رہائی حاصل کریں یا مر جائیں تو یہ اُنکے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل اُن کے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کرسکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔

منزل ۱

ف۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ اُس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو۔ اور اس لیے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کر دے۔ یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔
ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اُس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ اُنکے پاس آرام پاسکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کرسکتی اُس کو منع فرمایا گیا۔
ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مُورِث کی بی بی کو نہ روکیں۔

ف۱۲ شوہر کی نافرمانی یا اُس کی یا اُس کے گھر والوں کی ایذا اور بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ
اُن پر خاص اپنے میں کے ف۱ چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو
فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ﴿۱۵﴾
گھر میں بند رکھو ف۲ یہاں تک کہ اُنھیں موت اُٹھالے یا اللہ اُن کی کچھ راہ نکالے ف۳
وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا
اور تم میں جو مرد عورت ایسا کام کریں اُنکو ایذا دو ف۴ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو اُنکا پیچھا
عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ
چھوڑ دو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۵ وہ توبہ جسکا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے
یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىِٕكَ
وہ اُنھیں کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ف۶ ایسوں پر
یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ
اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ توبہ
لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ
اُن کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں ف۷ یہانتک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے
تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
توبہ کی ف۸ اور نہ اُن کی جو کافر مریں اُن کے لیے ہم نے
عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ
دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۹ اے ایمان والو تمھیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بنجاؤ
كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ
زبردستی ف۱۰ اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر انکو دیا تھا اُس میں سے کچھ لے لو ف۱۱ مگر
اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ
اس صورت میں کہ صریح بیحیائی کا کام کریں ف۱۲ اور اُن سے اچھا برتاؤ کرو ف۱۳ پھر اگر
كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا
وہ تمھیں پسند نہ آئیں ف۱۴ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمھیں ناپسند ہو اور اللہ اُس میں بہت بھلائی رکھے ف۱۵

ف۱۳ کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں ف۱۴ بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو ف۱۵ ولد صالح وغیرہ۔

ف۱ یعنی ایک کو طلاق دیکر دوسری سے نکاح کرنا ف۲ اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنیکے جواز پر دلیل لائی گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھکر کہا کہ اے ابن خطاب اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہو مقرر کرو سبحان اللہ خلیفۂ رسول کے شان انصاف اور نفس شریف کی پاکی رزقنا اللہ تعالیٰ متابعۃ آمین ف۳ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہوئی ف۴ یہ اہل جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب اُنھیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لیچکی ہے واپس دیدے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا۔ ف۵ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ مسئلہ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے ف۶ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اُس کی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا ف۷ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہے کہا گیا ہے کہ نکاح سے وطی مراد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ یعنی جس سے اُس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کر کے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اُسکا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اُس سے نکاح حرام ہے ف۸ اب اس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں اُنکا بیان فرمایا جاتا ہے اُنمیں سات تو نسب سے حرام ہیں ف۹ اور ہر عورت جسکی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں ف۱۰ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں ف۱۱ یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی اُنکے بعد اُن عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں ف۱۲ دودھ کے رشتے شیر خواری کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اُسکے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے شیر خواری کی مدت حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں شیر خواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اُس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے رضاعت (شیر خواری) کو نسب کے قائم مقام کیا اور دودھ پلانیوالی کو شیر خوار کی ماں اور اُس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسیطرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اُسکا باپ شیر خوار کا دادا اور اُس کی بہن اُسکی پھوپھی اور اُسکا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبل شیر خواری کے پیدا ہوا یا اُس کے بعد وہ سب اُس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اُسکی بہن اُسکی خالہ اور اُس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی بھائی بہن اور اُس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اُسکے سوتیلے بھائی بہن اسمیں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اسلیے شیر خوار پر اُس کے رضاعی ماں باپ اور اُنکے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں ف۱۳ یہاں سے محرمات بالصہریہ کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں بیبیوں کی مائیں بیبیوں کی بیٹیاں اور بیٹوں کی بیبیاں بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ یعنی ان سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو ف۱۴ گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کیلئے شرط نہیں ف۱۵ اُنکی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونیکی صورت میں اُنکے ساتھ نکاح جائز ہے ف۱۶ اس سے متبنیٰ نکل گئے ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی کے حکم میں ہے اور پوتے پر پوتے بیٹوں میں داخل ہیں ف۱۷ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی میں اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لئے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی بھی اس پر حرام ہے حرمت دونوں طرف سے ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لئے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ نہ ہوگا۔

كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّآتَيْتُمْ

اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو ف۱ اور اُسے

إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ

ڈھیروں مال دے چکے ہو ف۲ تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو ف۳ کیا اُسے واپس لوگے

بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ

جھوٹ باندھکر اور کھلے گناہ سے ف۴ اور کیونکر اُسے واپس لوگے حالانکہ تم میں

بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَّأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوا

ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہولیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں ف۵ اور باپ دادا کی

مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ

منکوحہ سے نکاح نہ کرو ف۶ مگر جو ہو گزرا وہ بیشک

فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَ

بے حیائی ف۷ اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ ف۸ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں ف۹ اور

بَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ

بیٹیاں ف۱۰ اور بہنیں اور پھوپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور

الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ

بھانجیاں ف۱۱ اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ف۱۲ اور دودھ کی بہنیں اور

أُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ

عورتوں کی مائیں ف۱۳ اور اُن کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ف۱۴ اُن بیبیوں سے

اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

جن سے تم صحبت کرچکے ہو پھر اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو تو اُنکی بیٹیوں میں حرج نہیں ف۱۵

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ

اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں ف۱۶ اور دو بہنیں

الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾

اکٹھی کرنا ف۱۷ مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۵ — منزل ۱

ف۱ گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے وہ تمہارے لیے بعد استبرا حلال ہیں اگرچہ دار الحرب میں اُنکے شوہر موجود ہوں کیونکہ تباین دارین کیوجہ سے اُنکی شوہروں سے فرقت ہو چکی۔ شانِ نزول
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جنکے شوہر دار الحرب میں موجود تھے تو ہم نے اُن سے قربت میں تامل کیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مسئلہ دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲ محرمات مذکورہ ف۳ نکاح سے یا ملک یمین سے اس آیت سے کئی مسئلہ ثابت ہوئے مسئلہ نکاح میں مہر ضروری ہے مسئلہ اگر مہر معین
نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے۔ مسئلہ مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں مسئلہ اتنا قلیل جسکو

مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا حضرت جابر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درم ہیں اس سے کم نہیں ہو سکتا۔

ف۴ اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور مستی نکالتا ہے اور اُس کا فعل غرض صحیح اور مقصد حسن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اُس کو مد نظر نہیں ہوتی وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کر کے دین و دنیا کے خسارہ میں گرفتار ہوتا ہے

ف۵ خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کر دے یا بالکل بخشدے یا مرد مقدار مہر کی اور زیادہ کر دے

ف۶ یعنی مسلمانوں کی ایماندار کنیزیں کیونکہ نکاح اپنی کنیز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لیے حلال ہے معنی یہ ہیں کہ جو شخص حرہ مؤمنہ سے نکاح کی مقدرت و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے مسئلہ جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اُسکو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ سے ثابت ہے مسئلہ ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مؤمنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا

ف۷ یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو۔

ف۸ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت بغیر نکاح کا حق نہیں اسی طرح غلام کو

ف۹ اگرچہ مالک اُنکے مہر کے اُنکے مولیٰ ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ اُنکے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ اُنکے مالکوں کی اجازت سے مہر اُنھیں دو

ف۱۰ یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کریں۔

ف۱۱ اور شوہر دار ہو جائیں۔

ف۱۲ جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے

منزل ۱

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں ف۱

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور اُن ف۲ کے سوا جو رہیں وہ تمھیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

قید لاتے ف۳ نہ پانی گراتے ف۴ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

اُن کے بندھے ہوئے مہر اُنھیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ

تو اُس میں گناہ نہیں ف۵ بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے اور تم میں

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

بے مقدوری کے باعث جنکے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن سے

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں ف۶ اور اللہ تمہارے

بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو اُن سے نکاح کرو ف۷ اُنکے مالکوں کی اجازت سے

وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا

ف۸ اور حسب دستور اُنکے مہر اُنھیں دو ف۹ قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ

مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

یار بناتی ف۱۰ جب وہ قید میں آجائیں ف۱۱ پھر برا کام کریں

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ

تو اُن پر اُس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے ف۱۲ یہ ف۱۳

لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اُسکے لیے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۴ اور اللہ

کیونکہ حرہ کے لیے سو تازیانے ہیں۔ اور باندیوں کو رجم نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ رجم قابل تنصیف نہیں ہے۔ ف۱۳ باندی سے نکاح کرنا۔ ف۱۴ باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولاد مملوک پیدا ہوگی۔

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ
بخشنے والا مہربان ہے   اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لیے بیان کردے اور تمہیں اگلوں کی
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾ وَ
روشیں بتادے ف۱   اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے   اور
اللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ
اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے   اور جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں
أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ
کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ ف۲   اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے ف۳   اور
الْإِنسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم
آدمی کمزور بنایا گیا ف۴   اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال
بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَ
ناحق نہ کھاؤ ف۵   مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو ف۶   اور
لَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَن يَفْعَلْ
اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۷   بے شک اللہ تم پر مہربان ہے   اور جو ظلم و
ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
زیادتی سے ایسا کرے گا   تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کرینگے   اور یہ اللہ کو
يَسِيرًا ﴿٣٠﴾ إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ
آسان ہے   اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے   جن کی تمہیں ممانعت ہے ف۸
سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ
تو تمہارے اور گناہ ف۹ ہم بخش دینگے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کرینگے   اور اُس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے
اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَ
تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۱۰   مردوں کے لیے اُن کی کمائی سے حصہ ہے   اور
لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِن فَضْلِهِ ۗ إِنَّ
عورتوں کے لیے   اُن کی کمائی سے حصہ ف۱۱   اور اللہ سے اُس کا فضل مانگو   بے شک

ع ۳ ۱

ف۱ انبیاء و صالحین کی ف۲ اور حرام میں مبتلا ہو کر اُنھیں کی طرح ہو جاؤ ف۳ اور اپنے فضل سے احکام سہل کرے ف۴ اُسکو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے حدیث میں ہو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں بھلائی نہیں اور اُنکی طرف سے صبر بھی نہیں ہو سکتا نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں بد اُنپر غالب آجاتے ہیں ف۵ چوری خیانت غصب جُوا۔ سُود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی ممانعت ہے ف۶ وہ تمہارے لیے حلال ہے ف۷ ایسے افعال اختیار کرکے جو دُنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں اسمیں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مؤمن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مؤمن نفس واحد کی طرح ہیں مسئلہ اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اتباع کرکے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے ف۸ اور جن پر وعید آئی یعنی وعدۂ عذاب دیا گیا مثل قتل زنا چوری وغیرہ کے ف۹ صغائر مسئلہ کفر و شرک تو نہ بخشا جائیگا اگر آدمی اُسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللہ کی مشیت میں ہیں چاہے اُنپر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے ف۱۰ خواہ دنیا کی جہت کر یا دین کی کہ آپس میں حسد و بغض نہ پیدا ہو حسد نہایت بُری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لیے اُسکی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اُسکا بھائی اس نعمت سے محروم ہو جائے یہ ممنوع ہے بندے کو چاہیے کہ اللہ کی تقدیر پر راضی رہے اُس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت وغنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی یہ اُس کی حکمت ہے شانِ نزول جب آیت میراث میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں اُمید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں اُمید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور اسمیں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جسکو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہیے کہ وہ اُس کی قضا پر راضی رہے ف۱۱ ہر ایک کو اُس کے اعمال کی جزا شانِ نزول ام المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثواب عظیم پاتے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُنھیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاکدامنی سے ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

منزل ۱

اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ

اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔ اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنا دیے ہیں

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ

جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ف۱ اُنھیں

نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ

اُنکا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ۔ مرد افسر ہیں عورتوں پر

عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ

ف۲ اس لیے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ف۳ اور اس لیے کہ مردوں نے

اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ

اُن پر اپنے مال خرچ کیے ف۴ تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں ف۵ جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا

الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ

اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو ف۶ تو اُنھیں سمجھاؤ اور اُن سے الگ سوؤ

وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور اُنھیں مارو ف۷ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ

كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا

بلند بڑا ہے ف۸ اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو ف۹ تو ایک پنچ مرد والوں کی

مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ

طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰ یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ اُن میں میل

بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا

کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۱ اور اللہ کی بندگی کرو اور اُس کا شریک

بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۲ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۳ اور رشتہ داروں ف۱۴ اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ

محتاجوں ف۱۵ اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے ف۱۶ اور کروٹ کے ساتھی ف۱۷

ع ۵ / ۸

ف۱ اس سے عقد موالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہوجاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بنجاتا ہے اور دیت بھی اسپر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہول النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو اُن میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اُس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں ف۲ تو عورتوں کو اُنکی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور اُنکے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کا سرانجام کریں شانِ نزول حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا اُنکے والد اُنھیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور اُنکے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی ف۳ یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد اور نبوت و خلافت و امامت و اذان و خطبہ و جماعت و جمعہ و تکبیر و تشریق اور حد و قصاص کی شہادت کے اور ورثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح و طلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے اُنکی طرف نسبت کیے جانے اور نماز و روزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ اُنکے لیے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز و روزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی ف۴ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں ف۵ اپنی عفت اور شوہروں کے گھر بار اور اُنکے راز کی ف۶ اُنھیں شوہر کی نافرمانی اور اُسکی اطاعت نہ کرنے اور اُسکے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا و آخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اسپر بھی نہ مانیں ف۷ ضرب غیر شدید ف۸ اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے تو تمہاری زیر دست عورتیں اگر قصور کرنیکے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریق اولیٰ معاف کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھکر ظلم سے مجتنب رہنا چاہیے ف۹ اور تم دیکھو کہ سمجھانا علیٰحدہ سونا مارنا کچھ بھی کارآمد نہ ہوا اور دونوں کی نااتفاقی رفع نہ ہوئی ف۱۰ کیونکہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو اُنپر اطمینان بھی ہوتا ہے اور اُنسے اپنے دل کی بات کہنے میں تامل بھی نہیں ہوتا ہے ف۱۱ جانتا ہے کہ زوجین میں ظالم کون ہے مسئلہ پنچوں کو زوجین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں ف۱۲ نہ جاندار کو نہ بے جان کو نہ اُس کی ربوبیت میں نہ اُسکی عبادت میں ف۱۳ ادب و تعظیم کے ساتھ اور اُنکی خدمت میں مستعد رہنا اور اُنپر خرچ کرنے میں کمی نہ کرنا۔ مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اُس کی ناک خاک آلود ہو حضرت ابو ہریرہ نے عرض کیا کس کی یا رسول اللہ فرمایا جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا اُن میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہوگیا ف۱۴ حدیث شریف میں ہے رشتہ داروں کیساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے (بخاری و مسلم) ف۱۵ حدیث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی سرپرستی کرنیوالا ایسے قریب ہونگے جیسے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی (بخاری شریف) حدیث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور مسکین کی امداد و خبرگیری کرنیوالا مجاہد فی سبیل اللہ کی مثل ہے۔ ف۱۶ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کیساتھ احسان کرنیکی تاکید کرتے رہے اس حد تک کہ گمان ہوتا تھا کہ اُنکو وارث قرار دیدیں (بخاری و مسلم) ف۱۷ یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیقِ سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے۔

منزل ۱

وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

اور راہ گیر ف۱ اور اپنی باندی غلام سے ف۲ بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا

مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿۳۶﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ

بڑائی مارنے والا ف۳ جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں ف۴

وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا

اور اللہ نے جو اُنھیں اپنے فضل سے دیا ہے اُسے چھپائیں ف۵ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب

مُهِينًا ﴿۳۷﴾ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا

تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۶ اور

يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ

ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا ف۷

قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

تو کتنا برا مصاحب ہے اور اُن کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور

الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿۳۹﴾ إِنَّ

قیامت پر اور اللہ کے دیے میں سے اُس کی راہ میں خرچ کرتے ف۸ اور اللہ اُن کو جانتا ہے

اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ

اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے

مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ

بڑا ثواب دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے

بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ

ایک گواہ لائیں ف۹ اور اے محبوب تمہیں اُن سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں ف۱۰ اُس دن تمنا کریں گے

كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ

وہ جنھوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش اُنھیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور کوئی بات

اللّٰهَ حَدِيثًا ﴿۴۲﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ

اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۱ اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے

ع ۶ / ۳

منزل ۱

ف۱ اور مسافر و مہمان حدیث جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھے اُسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (بخاری و مسلم)

ف۲ کہ اُنھیں اُن کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدر ضرورت دو۔ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بدخلق داخل نہ ہوگا (ترمذی)

ف۳ متکبر خود بین جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے۔

ف۴ بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے شح یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے۔ سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ جود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسروں کو کھلائے شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے۔

ف۵ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اُس کی نعمت ظاہر ہو مسئلہ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے

ف۶ بخل کے بعد صرف بیجا کی برائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی اُنھیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی اُنھیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا

ف۷ دنیا و آخرت میں دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اُس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن)

ف۸ اس میں سراسر اُن کا نفع ہی تھا۔

ف۹ اُس نبی کو اور وہ اپنی اُمت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی اُمتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں

ف۱۰ کہ تم نبی الانبیاء ہو اور سارا عالم تمہاری اُمت

ف۱۱ کیونکہ جب وہ اپنی خطاؤں سے مکر جائیں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو اُن کے مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی اور اُن کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائے گی وہ اُن کے خلاف شہادت دیں گے۔

ف شانِ نزول حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اُس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی بعضوں نے پی کیونکہ اُس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر
مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں قل یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا ترک کر دیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہوگئے
اُس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اُنہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کر دی اُس کے بعد شراب بالکل حرام
کر دی گئی مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ قل یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ
پاس نہ جاؤ ف۱ جبتک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اُسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں ف۲

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
اور اگر تم بیمار ہو ف۳ یا سفر میں یا تم میں سے کوئی

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا
قضائے حاجت سے آیا ف۴ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۵ اور پانی نہ پایا ف۶ تو پاک مٹی سے

صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
تیمم کرو ف۷ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۸ بے شک اللہ معاف فرمانے والا

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
بخشنے والا ہے کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا ف۹

یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ
گمراہی مول لیتے ہیں ف۱۰ اور چاہتے ہیں ف۱۱ کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ اور اللہ خوب

بِاَعْدَآىٕكُمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا ۗ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِیْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِیْنَ
جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو ف۱۲ اور اللہ کافی ہے والی ف۱۳ اور اللہ کافی ہے مددگار کچھ

هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ
یہودی کلاموں کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں ف۱۴ اور ف۱۵ کہتے ہیں ہم نے سُنا اور

عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی
نہ مانا اور ف۱۶ سنیے آپ سنائے نہ جائیں ف۱۷ اور راعنا کہتے ہیں ف۱۸ زبانیں پھیر کر ف۱۹ اور دین میں طعنہ کیلئے

الدِّیْنِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا
ف۲۰ اور اگر وہ ف۲۱ کہتے کہ ہم نے سُنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو اُنکے لیے بھلائی

لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا
اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن اُن پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر

قَلِیْلًا ﴿۴۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
تھوڑا ف۲۲ اے کتاب والو ایمان لاؤ اُس پر جو ہم نے اُتارا تمہارے ساتھ والی کتاب ف۲۳

لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ قل یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
میں دونوں جگہ لا کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں
حضور نے اُس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں
اُنکو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا گیا۔

ف۲ جبکہ پانی نہ پاؤ تیمم کر لو ف۳ اور پانی کا استعمال
ضرر کرتا ہو ف۴ یہ کنایہ ہے بے وضو ہونے سے ف۵ یعنی جماع
کیا ف۶ اُسکے استعمال پر قادر نہ ہونے خواہ پانی موجود
نہ ہونیکے باعث یا دور ہونیکے سبب یا اُس کے حاصل کرنیکا
آلہ نہ ہونیکے سبب یا سانپ۔ درندہ۔ دشمن وغیرہ کوئی
مانع ہونیکے باعث ف۷ یہ حکم مریضوں۔ مسافروں۔ جنابت
اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اُس کے
استعمال سے عاجز ہوں (مدارک) مسئلہ حیض و نفاس سے
طہارت کیلئے بھی پانی سے عاجز ہونیکی صورت میں تیمم
جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ف۸ طریقہ تیمم
تیمم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنیکی نیت کرے۔
تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے، جو چیز
مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد ریتا۔ پتھر ان سب پر تیمم جائز ہے
خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے
تیمم میں دو ضربیں ہیں ایکمرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیرلیں دوسری
مرتبہ ہاتھوں پر مسئلہ پانی کیساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے
عاجز ہونیکی حالت میں اُسکا پورا پورا قائم مقام ہے جس
طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح

منزل ١

تیمم سے بھی حتی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل
پڑھے جاسکتے ہیں مسئلہ تیمم کرنیوالے کے
پیچھے غسل اور وضو کرنیوالے کی اقتدا صحیح ہے شانِ نزول
غزوۂ بنی المصطلق میں جب لشکر اسلام شب کو ایک بیابان میں
اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنیکا ارادہ تھا
وہاں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا
اُس کی تلاش کیلیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اقامت
فرمائی صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل
فرمائی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آلِ
ابوبکر یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے
مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر
اونٹ اُٹھایا گیا تو اُسکے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں حضرت
صدیقہ کے ہار کیوجہ سے قیام اُنکی فضیلت و منزلت کا مشعر
ہے صحابہ کا جستجو فرمانا اسمیں ہدایت ہے، کہ حضور کے ازواج
کی خدمت مؤمنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمم ہونا معلوم
ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی خدمت کا ایسا صلہ ہے جس سے
قیامت تک مسلمان منتفع ہوتے رہیں گے سبحان اللہ۔
ف۹ وہ یہ کہ توریت سے انھوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اسمیں
بیان تھا اُس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپکی نبوت کے منکر
ہوگئے شانِ نزول یہ آیت رفاعہ بن زید اور مالک بن
دخشم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کر کے بولتے ف۱۰ حضور کی نبوت کا انکار کر کے ف۱۱ اے مسلمانو! ف۱۲ اور اُس نے تمہیں بھی اُنکی عداوت پر خبردار کر دیا
تو چاہیے کہ اُن سے بچتے رہو ف۱۳ اور جس کا کارساز اللہ ہو اُسے کیا اندیشہ ف۱۴ جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں فرمائے۔ ف۱۵ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں کچھ حکم
فرماتے ہیں تو ف۱۶ کہتے ہیں ف۱۷ یہ کلمہ ذو جہتین ہے مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپکو سننا نصیب نہ ہو ف۱۸ باوجودیکہ
اس کلمہ کیساتھ خطاب کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ یہ اُنکی زبان میں خراب معنیٰ رکھتا ہے ف۱۹ حق سے باطل کی طرف ف۲۰ کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اسکو
جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے خبث ضمائر کو ظاہر فرما دیا ف۲۱ بجائے ان کلمات کے اہلِ ادب کے طریقے پر ف۲۲ اتنا کہ اللہ نے اُنھیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں (بقیہ صفحہ ۱۰۲ پر)

(بقیہ از حاشیہ صلا) جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں ف۲۳ توریت۔

ف۱ آنکھ ناک ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر ف۲ ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو اُن پر ایسی پڑی کہ دنیا اُنھیں ملعون کہتی ہے یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں بعض
اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں بعض آخرت میں بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہو چکی اور وعید واقع ہو گئی بعض کہتے ہیں ابھی انتظار ہے بعض کا قول ہے کہ یہ وعید
اُس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لیے شرط نہیں پائی گئی اور وعید

لِمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ

کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونھوں کو ف۱ تو اُنھیں پھیر دیں اُن کی پیٹھ کی طرف

اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

یا اُنھیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر ف۲ اور خدا کا حکم ہو کر رہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اُس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ

ف۳ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا

تم نے اُنھیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں ف۴ بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور اُن پر

يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَؕ وَ

ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر ف۵ دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں ف۶ اور

كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ

یہ کافی ہے صریح گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنھیں کتاب کا ایک حصہ ملا

الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ

ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے ہیں

كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ

کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں یہ ہیں جن پر

لَعَنَهُمُ اللّٰهُؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًاؕ ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ

اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اُس کا کوئی یار نہ پائیگا ف۷ کیا ملک میں

نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ

اُنکا کچھ حصہ ہے ف۸ ایسا ہو تو لوگوں کو تل بھر نہ دیں یا

يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ

لوگوں سے حسد کرتے ہیں ف۹ اُس پر جو اللہ نے اُنھیں اپنے فضل سے دیا ف۱۰ تو ہم نے

اُٹھ گئی. حضرت عبداللہ بن سلام جو اعظم علماء یہود سے ہیں اُنھوں نے ملک شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سُنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لاکر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منہ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکونگا یعنی اس خوف سے اُنھوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے اُنھیں آپکے رسول برحق ہونے کا یقینی علم تھا اسی خوف سے حضرت کعب احبار جو علماء یہود میں بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سنکر مسلمان ہو گئے ف۳ معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اُسکی بخشش نہیں اُس کیلیے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکب کبائر ہو اور بے توبہ بھی مرجائے تو اُس کے لیے خلود نہیں اُس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اُس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرف شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے۔

منزل ۱

ع ۷

ف۴ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اُس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا اس آیت میں بتا دیا گیا کہ انسان کا دینداری اور صلاح و تقویٰ اور قرب و مقبولیت کا مدعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا ف۵ یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دیجائے گی جس کے وہ مستحق ہیں ف۶ اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبول بارگاہ بتا کر ف۷ شانِ نزول یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمیعت لیکر قریش سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے قریش نے اُن سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کر دو تو اُنھوں نے شیطان کی اطاعت کر کے بتوں کو سجدہ کیا پھر ابو سفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کعب بن اشرف نے کہا تمھیں ٹھیک راہ پر ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت فرمائی کہ اُنھوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا ف۸ یہود کہتے تھے کہ ہم ملک و نبوت کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں اللہ تعالیٰ نے اُنکے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ اُنکا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو اُنکا بخل اس درجہ کا ہے کہ ف۹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے ف۱۰ نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں۔

اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ

تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور اُنھیں بڑا ملک دیا ف۱ تو اُن میں

مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾

کوئی اُس پر ایمان لایا ف۲ اور کسی نے اُس سے منہ پھیرا ف۳ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ ف۴

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا

جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم اُنکو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی

نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا

اُن کی کھالیں پک جائیں گی ہم اُنکے سوا اور کھالیں اُنھیں بدل دینگے کہ عذاب کا مزہ لیں

الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اچھے کام کیے عنقریب ہم اُنھیں باغوں میں لیجائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ٘ وَّ نُدْخِلُهُمْ

اُن میں ہمیشہ رہیں گے اُن کے لیے وہاں ستھری بیبیاں ہیں ف۵ اور ہم اُنھیں وہاں

ظِلًّا ظَلِیْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى

داخل کرینگے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا ف۶ بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں اُنھیں سپرد کرو ف۷

اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ

اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ف۸

اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۵۸﴾

بیشک اللہ تمھیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سُنتا دیکھتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۹ اور اُنکا

الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ

جو تم میں حکومت والے ہیں ف۱۰ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اُسے اللہ اور

ف۱ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو ف۲ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور اُنکے ساتھ والے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ف۳ اور ایمان سے محروم رہا ف۴ اُس کے لیے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے۔ ف۵ جو ہر نجاست و گندگی اور قابل نفرت چیز سے پاک ہیں ف۶ یعنی سایۂ جنت جسکی راحت و آسائش رسائی فہم و احاطہ بیان سے بالاتر ہے ف۷ اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانت داری کیساتھ حق دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالٰی کی امانتیں ہیں اُنکی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے۔ ف۸ فریقین میں سے اصلا کسی کی رعایت نہ ہو علماء نے فرمایا کہ حاکم کو

الربع

چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جسکا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے حدیث شریف میں ہے انصاف کرنے والوں کو قرب الٰہی میں نوری منبر عطا ہونگے شانِ نزول بعض مفسرین نے اس کی شانِ نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ خادم کعبہ سے کعبہ معظمہ کی کلید لے لی پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید اُنھیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمھاری نسل میں رہے گی اُس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابل وثوق نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابن عبداللہ اور ابن مندہ اور ابن اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو چکے تھے اور اُنھوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے ف۹ کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی ف۱۰ اُسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں جس نے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم اُمراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جبتک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو اُنکی اطاعت نہیں :۔

منزل ۱

الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ

رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو ف۱ یہ بہتر ہے

خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۠(۵۹) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ

اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جنکا دعویٰ ہے کہ وہ

اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ

ایمان لائے اُس پر جو تمھاری طرف اُترا اور اُس پر جو تم سے پہلے اُترا پھر چاہتے ہیں کہ

یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ

شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور اُن کو تو حکم یہ تھا کہ اُسے اصلا نہ مانیں اور

یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (۶۰) وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ

ابلیس یہ چاہتا ہے کہ اُنھیں دور بہکا دے ف۲ اور جب اُن سے کہا جائے کہ

تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ

اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق

یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا (۶۱) فَكَیْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ

تم سے منھ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب اُن پر کوئی اُفتاد پڑے

بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ ۖۗ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ

ف۳ بدلا اُس کا جو اُنکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۴ پھر اے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے کہ ہمارا

اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا (۶۲) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِیْ

مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا ف۵ اُن کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے

قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا

تو تم اُن سے چشم پوشی کرو اور اُنھیں سمجھا دو اور اُنکے معاملہ میں اُنسے رسا بات

بَلِیْغًا (۶۳) وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

کہو ف۶ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اُسکی اطاعت کیجائے

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

ف۷ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۸ تو اے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے

ف۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں ایک وہ جو ظاہر حدیث سے ایک وہ جو قرآن و حدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرنے سے اولی الامر میں امام امیر بادشاہ حاکم قاضی سب داخل ہیں خلافت خلافتِ کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لیے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے۔ لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اسلیے ہمیں اُنکی اطاعت بھی لازم ہے۔

ع ۸ ۹ ۵

ف۲ شانِ نزول بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کرالیں۔ منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دینگے اُس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لیے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونیکے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لیجانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اس لیے اُس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اُس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق کو فیصلہ کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اُسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اسکا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم طے فرما چکے۔ لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اسکا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اسکو قتل کر دیا۔ اور فرمایا جو اللہ اور اُسکے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اُسکا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔

منزل ۱

ف۳ جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا ف۴ کفر و نفاق اور معاصی جیسا کہ بشر منافق نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اعراض کر کے کیا ف۵ اور وہ عذر و ندامت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اُس کے اولیاء اُس کے خون کا بدلا طلب کرنے آئے اور بیجا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے اللہ تعالیٰ نے اُسکے خون کا کوئی بدلا نہیں دلایا کیونکہ وہ کشتنی ہی تھا ف۶ جو اُنکے دلمیں اثر کر جائے ف۷ جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لیے ہے کہ وہ مطاع بنائے جائیں اور اُنکی اطاعت فرض ہو تو جو اُنکے حکم سے راضی نہ ہو اُس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے ف۸ معصیت و نافرمانی کر کے:-

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَ
معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں ف۱ تو اے محبوب

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا
تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جبتک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا
اپنے دلوں میں اُس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں ف۲ اور اگر ہم

كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ
اُن پر فرض کرتے کہ اپنے آپکو قتل کردو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ ف۳

مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ
تو اُن میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی اُنھیں نصیحت دی جاتی ہے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ
ف۴ تو اس میں اُنکا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم اُنھیں اپنے

لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾ وَ
پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ضرور اُن کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے اور

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے اُنکا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا

عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ
یعنی انبیاء ف۵ اور صدیق ف۶ اور شہید ف۷ اور نیک لوگ ف۸

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے

عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ
جاننے والا اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو ف۹ پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہوکر

اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ
نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائیگا ف۱۰ پھر اگر تم پر کوئی اُفتاد

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اُس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپکے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اسپر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی اس سے چند مسائل معلوم ہوئے مسئلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کیلیے اُسکے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے مسئلہ قبر پر حاجت کیلیے جانا بھی جاؤک میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے مسئلہ بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے مسئلہ مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور انکی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے ف۲ معنیٰ یہ ہیں کہ جبتک آپکے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہو سکتے۔ سبحان اللہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان معلوم ہوتی ہے۔ شانِ نزول پہاڑ سے آنیوالا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اُسمیں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دیکر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپکے پھوپھی زاد ہیں باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کیساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اُسکی قدر نہ کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی ف۳ جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکلجانے اور توبہ کیلیے اپنے آپکو قتل کا حکم دیا تھا شانِ نزول ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہمپر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اُسکو بجالائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہمپر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجالاتے اسپر یہ آیت نازل ہوئی ف۴ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپکی فرمانبرداری کی ف۵ تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں اُنکی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہونگے ف۶ صدیق انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ اُنکی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق ف۷ جنھوں نے راہ خدا میں جانیں دیں ف۸ وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور اُنکے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں شانِ نزول حضرت ثوبان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اسقدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اسکے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہوجاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکونگا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہونگے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اُس مقام عالی تک رسائی کہاں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُنھیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائیگا ف۹ دشمن کی گھات سے بچو اور اُسے اپنے اوپر موقع نہ دو ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیر جائز ہے ف۱۰ یعنی منافقین۔

منزل ۱

ع ۱۱

مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٢﴾
پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں اُن کے ساتھ حاضر نہ تھا

وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَ
اور اگر تمھیں اللہ کا فضل ملے ف۱ تو ضرور کہے ف۲ گویا تم میں اُس میں

بَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٣﴾
کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں اُنکے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
تو اُنھیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو دنیا کی زندگی بیچ کر

بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ
آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب

نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
ہم اُسے بڑا ثواب دینگے اور تمھیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ف۳ اور

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ
کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا

يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ج وَ
کررہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور

اجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ج وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾
ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دیدے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دیدے

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ج وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ
ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ف۴ اور کفار شیطان کی راہ میں

فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ج إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ
لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں سے ف۵ لڑو بیشک شیطان کا

كَانَ ضَعِيفًا ﴿٧٦﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَ
داؤں کمزور ہے ف۶ کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو ف۷ اور

ف۱ تمھاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے
ف۲ وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
ف۳ یعنی جہاد فرض ہے اور اُس کے ترک کا تمھارے پاس کوئی عذر نہیں
ف۴ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجۂ ظلم سے چھڑائیں جنھیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کرلیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور اُن کی عورتوں اور بچوں تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ اُنکے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خلاصی اور مدد الٰہی کی دعائیں کرتے تھے یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکا ولی و ناصر کیا اور اُنھیں مشرکین کے ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کرکے اُن کی زبردست مدد فرمائی۔

منزل ۱

ف۵ اعلاءِ دین اور رضائے الٰہی کے لیے۔
ف۶ یعنی کافروں کا اور وہ اللہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہیں
ف۷ قتال سے۔ شانِ نزول مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجیے اُنھوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اُن کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو۔ نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔ فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں

ع ۱۰ ۶

أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا

نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا ف۱ تو اُن میں

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ

بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اُس سے بھی زائد ف۲

وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ

اور بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ف۳ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا

قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ

تم فرما دو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے ف۴ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی

وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿۷۷﴾ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَ

اور تم پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا ف۵ تم جہاں کہیں ہو موت تمھیں آلے گی ف۶ اگرچہ

لَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ

مضبوط قلعوں میں ہو اور اُنھیں کوئی بھلائی پہنچے ف۷ تو کہیں یہ

مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ

اللہ کی طرف سے ہے اور اُنھیں کوئی برائی پہنچے ف۸ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی ف۹ تم فرما دو

كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ

سب اللہ کی طرف سے ہے ف۱۰ تو اُن لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی

حَدِيثًا ﴿۷۸﴾ مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ

نہیں ہوتے اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ف۱۱ اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی

فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۷۹﴾

طرف سے ہے ف۱۲ اور اے محبوب ہم نے تمھیں سب لوگوں کیلیے رسول بھیجا ف۱۳ اور اللہ کافی ہے گواہ

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ

ف۱۴ جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اُس نے اللہ کا حکم مانا ف۱۵ اور جس نے منہ پھیرا ف۱۶ تو ہم نے تمھیں اُنکے

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ

بچانے کو نہ بھیجا اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا ف۱۷ پھر جب تمھارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

ف۱ مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا ف۲ یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جبلت ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے۔ ف۳ اسکی حکمت کیا ہے یہ سوال وجہ حکمت دریافت کرنے کے لیے تھا نہ بطریق اعتراض اسی لیے اُنکو اس سوال پر توبیخ و زجر نہ فرمایا گیا بلکہ جواب تسکین بخش عطا فرما دیا گیا۔ ف۴ زائل و فانی ہے۔ ف۵ اور تمھارے اجر کم نہ کیے جائیں گے تو جہاد میں اندیشہ و تامل نہ کرو ف۶ اور اُس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مر جانے سے راہ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کا سبب ہے ف۷ ارزانی اور کثرت پیداوار وغیرہ کی ف۸ گرانی قحط سالی وغیرہ ف۹ یہ حال منافقین کا ہے کہ جب اُنھیں کوئی سختی پیش آتی تو اُسکو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں۔ ف۱۰ گرانی ہو یا ارزانی قحط ہو یا فراخ حالی رنج ہو یا راحت آرام ہو یا تکلیف فتح ہو یا شکست حقیقت میں سب اللہ کی طرف سے ہے ف۱۱ اُسکا فضل و رحمت ہے ف۱۲ کہ تو نے ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا کہ تو اسکا مستحق ہوا مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف برسبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اُسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے ف۱۳ عرب ہوں یا عجم آپ تمام خلق کے لیے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپکا امتی کیا گیا۔ یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت منصب اور رفعت منزلت کا بیان ہے ف۱۴ آپ کی رسالت عامہ پر تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپکا اتباع فرض ہے ف۱۵ شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اس پر آجکل کے گستاخ بد دینوں کی طرح اُس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اُنھیں رب مان لیں۔ جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے اُنکے رد میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرما دی کہ بیشک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ ف۱۶ اور آپ کی اطاعت سے اعراض کیا ف۱۷ شانِ نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایمان و اطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اُس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

منزل ۱

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ
تو اُن میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اُسکے خلاف رات کو منصوبے گانٹھتا ہے اور اللہ لکھ رکھتا ہے انکے رات کے منصوبے ف۱

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا
تو اے محبوب تم اُنسے چشم پوشی کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ
غور نہیں کرتے قرآن میں ف۲ اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اُس میں بہت

اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ
اختلاف پاتے ف۳ اور جب اُن کے پاس کوئی بات اطمینان ف۴ یا ڈر ف۵

اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ
کی آتی ہے اسکا چرچا کر بیٹھتے ہیں ف۶ اور اگر اُس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں ف۷ کی طرف رجوع لاتے

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
ف۸ تو ضرور اُنسے اُسکی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں ف۹ اور اگر تم پر اللہ کا فضل ف۱۰

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ
اور اُسکی رحمت ف۱۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے ف۱۲ مگر تھوڑے ف۱۳ تو اے محبوب

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
اللہ کی راہ میں لڑو ف۱۴ تم تکلیف نہ دیے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ف۱۵ اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ف۱۶

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا
قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے ف۱۷ اور اللہ کی آنچ سب سے سخت تر ہے

وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ
اور اس کا عذاب سب سے کرّا جو اچھی سفارش کرے ف۱۸ اُس کے لیے اُس میں سے حصہ ہے

مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَ
ف۱۹ اور جو بُری سفارش کرے اُس کے لیے اُس میں سے حصہ ہے ف۲۰ اور

كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا
اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم

منزل ۱

ف۱ اُن کے اعمال ناموں میں اور اس کا انھیں بدلہ دیگا۔ ف۲ اور اُس کے علوم و حکم کو نہیں دیکھتے کہ اُس نے اپنی فصاحت سے تمام خلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور اُنکے مکر و کید کا افشاء راز کر دیا ہے اور اولین و آخرین کی خبریں دی ہیں ف۳ اور زمانہ آئندہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور جب ایسا نہ ہوا اور قرآن پاک کی غیبی خبروں سے آئندہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ نیز اُسکے مضامین میں بھی باہم اختلاف نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلیغ ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعراء اور زباندانوں کے کلام میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بہت ملیح اور کوئی نہایت پھیکا یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اُس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مرتبت پر ہے۔
ف۴ یعنی فتح اسلام
ف۵ یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر
ف۶ جو مفسدے کا موجب ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے تو کفار میں جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔
ف۷ اکابر صحابہ جو صاحب رائے اور صاحب بصیرت ہیں۔
ف۸ اور خود کچھ دخل نہ دیتے
ف۹ مسئلہ مفسرین نے فرمایا اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بہ نص قرآن و حدیث حاصل ہو۔ اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔
مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اُمور دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض کرنا چاہیے ف۱۰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ف۱۱ نزول قرآن۔ ف۱۲ اور کفر و ضلال میں گرفتار رہتے ف۱۳ وہ لوگ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نُفَیل اور ورقہ بن نوفل اور قس بن ساعدہ ف۱۴ خواہ کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے اور تم اکیلے رہ جاؤ ف۱۵ شانِ نزول بدر صغریٰ کی جنگ جو ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اُسکا وقت آ پہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے کیلیے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللہ آپکا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پاکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر صغریٰ کی جنگ کیلیے روانہ ہوئے صرف ستر سوار ہمراہ تھے ف۱۶ اُنھیں جہاد کی ترغیب دو اور بس ف۱۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے مرعوب ہوتے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آسکے فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپکو تنہا کفار کے مقابل تشریف لیجانیکا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہو گئے۔ ف۱۸ کسی کی کہ اُسکو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت و ابتلا سے خلاص کرائے اور ہو وہ موافق شرع تو ف۱۹ اجر و جزا ف۲۰ عذاب و سزا۔

بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾

اُس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہدو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ف۱

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

اللہ ہے کہ اُس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کریگا قیامت کے دن جسمیں کچھ شک نہیں

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ

اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ف۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہوگئے

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ

ف۳ اور اللہ نے اُنہیں اوندھا کر دیا ف۴ اُنکے کوتکوں کے سبب ف۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اُسے

تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو ہرگز تو اُس کے لیے

سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً

راہ نہ پائیگا وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ

فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

تو اُن میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ ف۶ جبتک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ف۷

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ص

پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۸ تو اُنہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو

وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

اور اُن میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار ف۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے

اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ

علاقہ رکھتے ہیں کہ تم میں اُن میں معاہدہ ہے ف۱۰ یا تمہارے پاس یوں آئے کہ اُنکے

صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ

دلوں میں سکت نہ رہی کہ تم سے لڑیں ف۱۱ یا اپنی قوم سے لڑیں ف۱۲ اور

شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ

اللہ چاہتا تو ضرور اُنہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بیشک تم سے لڑتے ف۱۳ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کریں

النصف

ع ۱۱

منزل ۱

ف۱ مسائلِ سلام سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنیوالے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا تو یہ وبرکاتہٗ اور بڑھائے بس اس سے زیادہ سلام وجواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے کافر گمراہ فاسق اور استنجا کرتے مسلمان کو سلام نہ کریں۔ جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن یا حدیث یا مذاکرۂ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو۔ اس حال میں انکو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو اُنپر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج چوسر تاش۔ گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسلخانہ میں ہو یا بے عذر برہنہ ہو اُسکو سلام نہ کیا جائے مسئلہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن وشو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جسکو کیا جاتا ہے اُس کیلیے سلامتی کی دعا ہے مسئلہ بہتر سواری والا کمتر سواری والیکو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والیکو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

ف۲ یعنی اُس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اُسکا کذب ناممکن ومحال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے۔

ف۳ شانِ نزول منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی اُنکے باب میں اصحاب کرام کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ قتل پر مصر تھا اور ایک اُنکے قتل کا انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی

ف۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے

ف۵ اُنکے کفر وارتداد اور مشرکین کیساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ مسلمان بھی اُنکے کفر میں اختلاف نہ کریں

ف۶ اس آیت میں کفار کیساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں

ف۷ اور اس سے اُنکے ایمان کی تحقیق نہ ہولے

ف۸ ایمان وہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں۔

ف۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کو تیار رہوں تو اُنکی مدد نہ قبول کرو ف۱۰ یہ استثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار ومنافقین کے ساتھ موالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اُس قوم کو اور جو اُس قوم سے جا ملے اُسکو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ تشریف لیجاتے وقت ہلال بن عُوَیمر اسلمی سے معاملہ کیا تھا ف۱۱ اپنی قوم کے ساتھ ہوکر ف۱۲ تمہارے ساتھ ہوکر ف۱۳ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلوں میں رعب ڈالدیا اور مسلمانوں کو اُنکے شر سے محفوظ رکھا۔

فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

اور تم سے نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے تمہیں ان پر

عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَ

کوئی راہ نہ رکھی ف۱ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں اور

يَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ

اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں ف۲ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ف۳ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر

لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ

وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور ف۴ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا

اور جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا

مُبِينًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ

ف۵ اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر ف۶ اور جو کسی مسلمان کو

مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلٰٓى

نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے

أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَ

ف۷ مگر یہ کہ وہ معاف کردیں ف۸ پھر اگر وہ ف۹ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور

هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ف۱۰ اور اگر وہ اس قوم میں ہو

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلٰٓى أَهْلِهِ

کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے

وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا ف۱۱ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے ف۱۲ وہ لگاتار دو مہینے کے روزے

مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾

رکھے ف۱۳ یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

ع ۱۲ / ۹

منزل ۱

ف۱ کہ تم ان سے جنگ کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت اقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم سے منسوخ ہوگیا ف۲ شانِ نزول مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ ریاءً کلمۂ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب انہیں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم و راہ رکھیں اور کسی جانب کی انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۳ شرک یا مسلمانوں سے جنگ ف۴ جنگ سے باز آکر ف۵ ان کے کفر غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب ف۶ یعنی مومن کافر کی مثل مباح الدم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان ف۷ یعنی اس کے وارثوں کو دی جائے وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں دیت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دَین بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی جاری کی جائے گی ف۸ جو خطاءً قتل کیا گیا ف۹ یعنی کافر ف۱۰ لازم ہے اور دیت نہیں ف۱۱ یعنی اگر مقتول ذمی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا ف۱۲ یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو ف۱۳ لگاتار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایام تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ بعذر یا بلا عذر کسی طرح توڑا نہ جائے شانِ نزول یہ آیت عیاش بن ربیعہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جاکر پناہ گزیں ہوئے ان کی ماں کو اس سے بہت بیقراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابوجہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عیاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عیاش کو میرے پاس نہ لے آؤ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی انیسہ کو ساتھ لیکر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیاش کو پالیا اور ان کو ماں کے جزع فزع بیقراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان دیکر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اس طرح وہ عیاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آکر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیاش نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عیاش کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عیاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں گا اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کرکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انہیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی قباء کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا اے عیاش تم نے بہت برا کیا حارث اسلام لاچکے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تا وقت قتل ان کے اسلام کی خبر ہی نہ ہوئی۔ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱ مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے فائدہ خلود مدت دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اسکے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدت دراز کے لیے جہنم ہے فائدہ خلود کا لفظ مدت طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظ ابد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں خلود بمعنے دوام آیا ہے تو اس کے ساتھ ابد بھی ذکر فرمایا گیا ہے شانِ نزول یہ آیت مقیس بن خبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیت ادا کر دی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بےخبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لیکر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا ف۲ یا جس میں اسلام کی علامت و نشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جبتک اسکا کفر ثابت نہ ہو جائے اسپر ہاتھ نہ ڈالو ابوداؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا مسئلہ اکثر فقہا نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مؤمن ہوں تو اس کو مؤمن نہ مانا جائیگا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جب بھی اسکے مسلمان ہونیکا حکم نہ کیا جائیگا جبتک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونیکا اعتراف نہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اسکو کفر جاننا ضرور ہے ف۳ یعنی جب تم اسلام میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمہ شہادت سنکر تمہارے جان و مال محفوظ کر دیے گئے تھے اور تمہارا اظہار بے اعتبار نہ قرار دیا گیا تھا ایسا ہی اسلام میں داخل ہونیوالوں کے ساتھ تمہیں بھی سلوک کرنا چاہیے شانِ نزول یہ آیت مرداس بن نہیک کے حق میں نازل ہوئی جو اہلِ فدک میں سے تھے اور انکے سوا انکی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا اس قوم کو خبر ملی کہ لشکر اسلام انکی طرف آ رہا ہے تو قوم کے سب لوگ بھاگ گئے مگر مرداس ٹھیرے رہے جب انھوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو باین خیال کہ مبادا کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لیکر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انھوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ السلام علیکم مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہل فدک تو سب کافر ہیں یہ شخص مغالطہ دینے کیلیے اظہار ایمان کرتا ہے باین خیال اسامہ بن زید نے انکو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا عرض کیا حضور کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا تم نے اسکے سامان کے سبب اسکو قتل کر دیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں اسکے اہل کو واپس کریں ف۴ کہ تمکو اسلام پر استقامت بخشی اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا ف۵ تاکہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو ف۶ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنیوالے برابر نہیں ہیں مجاہدین کیلیے بڑے درجات و ثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کیوجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں حدیث بخاری میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی کیوقت فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں ہم کسی گھاٹی یا آبادی میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انھیں عذر نے روک لیا ہے ف۷ جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنیوالوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے ف۸ جہاد کرنیوالے ہوں یا عذر سے رہ جانے والے ف۹ بغیر عذر کے ف۱۰ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے جنت میں سو درجے مہیا فرمائے، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں:۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلا جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ف۱

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

اور اللہ نے اسپر غضب کیا اور اسپر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ

اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ

جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ف۲ تم جیتی

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ

دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں ہیں پہلے

كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

تم بھی ایسے ہی تھے ف۳ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ف۴ تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے ف۵ بیشک اللہ کو

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں وہ مسلمان

غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى

اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں ف۶ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنیوالوں کا

الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ

درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا ف۷ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۸ اور اللہ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ

جہاد والوں کو ف۹ بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے اور

مَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ ع ۱۴ اِنَّ الَّذِيْنَ

بخشش اور رحمت ف۱۰ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی جان

منزل ۱ — ع ۵

ف۱ شانِ نزول یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمۂ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں ہجرت فرض تھی اُس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے گئے تو یہ لوگ اُنکے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے ف۲
مسئلہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا

تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا

فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُنسے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں

كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ

کہ ہم زمین میں کمزور تھے ف۱ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین

وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

کشادہ نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور

سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ

بہت بری جگہ پلٹنے کی ف۲ مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں

وَ الْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۹۸﴾

اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے ف۳ نہ راستہ جانیں

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے ف۴ اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے

وَ مَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا

اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائیگا

وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ

اور جو اپنے گھر سے نکلا ف۵ اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر

یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

اُسے موت نے آلیا تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا ف۶ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ

مہربان ہے اور جب تم زمین میں چلو سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں

اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ

کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو ف۷ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے

كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَ اِذَا كُنْتَ

ف۸ بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم اُن میں

ہجرت واجب ہو جاتی ہے حدیث میں ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کیلئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اُسکے لیے جنت واجب ہوئی اور اُسکو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلی اللہ علیہما وسلم کی رفاقت میسر ہو گی ف۳ زمین کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی ف۴ کہ وہ کریم ہے اور کریم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائیگا ف۵ شانِ نزول اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جندع بن ضمرۃ اللیثی نے اسکو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کرکے پہنچ سکتا ہوں خدا کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہرونگا مجھے لیچلو چنانچہ اُنکو چارپائی پر لیکے چلے مقام تنعیم میں آکر اُنکا انتقال ہو گیا آخر وقت اُنھوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا میں اُسپر بیعت کرتا ہوں جسپر تیرے رسول نے بیعت کی یہ خبر پاکر صحابہ کرام نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہنچتے تو اُنکا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کیلئے نکلے تھے وہ نہ ملا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۶ اُسکے وعدے اور اُسکے فضل و کرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اسپر واجب نہیں اسکی شان اس سے عالی ہے مسئلہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اسکو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائیگا مسئلہ طلب علم۔ حج۔ جہاد زیارت۔ طاعت۔ زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کیلئے ترک وطن کرنا خدا و رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مرجانیوالا اجر پائیگا ف۷ یعنی چار رکعت والی دو رکعت ف۸ مسئلہ خوف کفار قصر کیلئے شرط نہیں حدیث یعلیٰ بن اُمیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں فرمایا اسکا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضور نے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اُسکا صدقہ قبول کرو اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابل تملیک نہیں ہیں اُنکا صدقہ اسقاط محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اسلیے آیت میں اسکا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں حضرت عبداللہ بن عمر کی قراءت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ان یفتنکم بغیر ان خفتم کے ہے صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہٰذا قصر ضروری ہے۔ مدت سفر مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اُس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو۔ اور اسکی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں تو جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹے میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے۔

منزل ۱ ۔ ع ۱۴ / ۱۱

فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ
تشریف فرما ہو ف۱ پھر نماز میں اُن کی امامت کرو ف۲ تو چاہیے کہ اُن میں ایک جماعت تمھارے ساتھ ہو ف۳
وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ
اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۴ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۵ تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں ف۶
وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا
اور اب دوسری جماعت آئے جو اسوقت تک نماز میں شریک نہ تھی ف۷ اب وہ تمھارے مقتدی ہوں اور
حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ
چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۸ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور
أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ
اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں ف۹
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضٰى
اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمھیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو
أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ
کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ف۱۰ بیشک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا
عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۱۰۲﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا
عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے
وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ ۚ
اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ف۱۱ پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو
إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا
بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے ف۱۲ اور
تَهِنُوا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ
کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو اگر تمھیں دکھ پہونچتا ہے تو اُنھیں بھی دکھ پہونچتا ہے
كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ
جیسا تمھیں پہونچتا ہے اور تم اللہ سے وہ اُمید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ

منزل ۱

ف۱ یعنی اپنے اصحاب میں ف۲ اس میں جماعت نماز خوف کا بیان ہے شانِ نزول جہاد میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نماز ظہر بجماعت ادا فرمائی تو اُنھیں افسوس ہوا کہ اُنھوں نے اسوقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا بعضوں نے ان میں سے کہا اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نماز عصر جب مسلمان اس نماز کیلیے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کرکے اُنھیں قتل کردو اُسوقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نماز خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ الآیہ ف۳ یعنی حاضرین کو دو جماعتوں میں تقسیم کردیا جائے۔ ایک ان میں سے آپکے ساتھ رہے آپ اُنھیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے ف۴ یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر نمازی جماعت مراد ہو تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کیلیے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے ف۵ یعنی دونوں سجدے کرکے رکعت پوری کرلیں ف۶ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں ف۷ اور اب تک دشمن کے مقابل تھی ف۸ پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے اُنکا ساتھ رکھنا بہر حال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہوگا وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کرکے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آکر امام کیساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آکر دوسری رکعت بغیر قرات کے پڑھے اور سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آکر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اسکو قرات کے ساتھ پورا کرکے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے حضور کے بعد بھی نماز خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کسقدر ضروری ہے مسائل حالت سفر میں اگر صورت خوف پیش آئے تو اُسکا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک ف۹ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بنی انمار سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموالِ غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلیے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے حویرث بن حارث محاربی یہ خبر پاکر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچکر کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب تمھیں مجھسے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور دعا فرمائی جب ہی اُس نے حضور پر تلوار چلانیکا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار لیکر فرمایا کہ مجھکو مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا میرا بچانیوالا کوئی نہیں ہے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ تو تیری تلوار تجھے دیدونگا اُس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اسکی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑونگا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کرونگا آپنے اُسکی تلوار اُسکو دیدی کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھسے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لیے یہی سزاوار ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) ف۱۰ کہ اُسکا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے شانِ نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے اور اسوقت ہتھیار رکھنا اُنکے لیے بہت تکلیف اور بار تھا اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالت عذر میں ہتھیار کھول رکھنے کی اجازت دی گئی ف۱۱ یعنی ذکر الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال میں اللہ کے (بقیہ صفحہ ۱۱۴ پر)

(ان) کو ذکر سے غافل نہ رہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد معین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی فرمایا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے رات میں ہو یا دن میں خشکی میں یا تری میں سفر میں اور حضر میں غنا میں اور فقر میں تندرستی اور بیماری میں پوشیدہ اور ظاہر مسئلہ اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمۂ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مسئلہ ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر ثنا دعا سب داخل ہیں ف۱۲ تو لازم ہے کہ ایسے اوقات کی رعایت کیجائے

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ

جاننے والا حکمت والا ہے ف۱ اے محبوب بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم

بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾

لوگوں میں فیصلہ کرو ف۲ جس طرح تمہیں اللہ دکھائے ف۳ اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ

اور اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان کی طرف سے

عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ف۴ بیشک اللہ نہیں چاہتا کسی بڑے

خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ

دغاباز گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے ف۵

مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ

اور اللہ ان کے پاس ہے ف۶ جب دل میں وہ بات تجویز کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے ف۷

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلْتُمْ

اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ جو تم ہو ف۸ دنیا کی

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن

اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ

یا کون ان کا وکیل ہوگا اور جو کوئی برائی یا

يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾

اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی اسی کی جان پر پڑے اور اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ

علم و حکمت والا ہے ف۹ اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے ف۱۰ پھر اسے کسی

ف۱ شان نزول احد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحابہ احد میں حاضر ہوئے تھے انھیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا اصحاب زخمی تھے انھوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

١٥ ع ١٢

ف۲ شان نزول انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طعمہ بن ابیرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طعمہ پر شبہہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اسمیں سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طعمہ اس کے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اسکی گواہی دی اور طعمہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کر لیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اسپر قسم کھائیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور انکی خواہش تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طعمہ کو بری کر دیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لیے انھوں نے حضور کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح و قدح نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں

منزل ١

ف۳ اور علم عطا فرمائے علم یقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت سے تعبیر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے کہ جو اللہ نے مجھے دکھایا اسپر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق و حوادث آپ کے پیش نظر کر دیے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے

ف۴ معصیت کا ارتکاب کرکے ف۵ حیا نہیں کرتے

ف۶ انکا حال جانتا ہے اسپر انکا کوئی راز چھپ نہیں سکتا ہے ف۷ جیسے طعمہ کی طرفداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت ف۸ اے قوم طعمہ ف۹ کسی کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہیں فرماتا

ف۱۰ صغیرہ یا کبیرہ۔

بِهٖ بَرِیْٓــٴًـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ
بے گناہ پر تھوپ دے اُس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل
اللّٰهِ عَلَیْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَؕ
و رحمت تم پر نہ ہوتا ف۱ تو اُن میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دیدیں
وَ مَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍؕ وَ اَنْزَلَ
اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ف۲ اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۳ اور
اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ
اللہ نے تم پر کتاب ف۴ اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ف۵
وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ
اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ف۶ اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں
نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ
مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا
بَیْنَ النَّاسِؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اُسے عنقریب
نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ
ہم بڑا ثواب دینگے اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ
لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِـعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ
اُس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُسکے حال پر چھوڑ دینگے اور
نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
اُسے دوزخ میں داخل کرینگے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی ف۸ اللہ اُسے نہیں بخشتا کہ اُس کا
یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ مَنْ یُّشْرِكْ
کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ف۹ اور جو اللہ کا شریک
بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ
ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ مشرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے

ف۱ تمہیں نبی معصوم کرکے اور رازوں پر
ع ۸ ۱۶ ۱۴
مطلع فرما کے ف۲ کیونکہ اُسکا وبال اُنھیں پر ہے ف۳ کیونکہ اللہ نے آپ کو ہمیشہ کیلئے معصوم کیا ہے۔ ف۴ یعنی قرآن کریم ف۵ اُمور دین و احکام شرع و علوم غیب مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے ف۶ کہ تمہیں ان نعمتوں کیساتھ ممتاز کیا ف۷ یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے ف۸ یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اُس کی مخالفت جائز نہیں
الثلثة
جیسے کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا
منزل ۱
اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ ف۹ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ میں بوڑھا ہوں گناہوں میں غرق ہوں بجز اسکے
ع ۳ ۱۷ ۱۴
کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اسپر ایمان لایا اُسوقت سے کبھی میں نے اُسکے ساتھ شرک نہ کیا اور اُسکے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کیساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں شرمندہ ہوں۔ تائب ہوں۔ مغفرت چاہتا ہوں اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا اسپر یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت نص صریح ہے اسپر کہ شرک بخشا نہ جائیگا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اُس کی توبہ و ایمان مقبول ہے۔

إِلَّآ إِنَٰثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَٰنًا مَّرِيدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ ٱللَّهُ ۘ وَ

مگر کچھ عورتوں کو ف۱ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ف۲ جس پر اللہ نے لعنت کی اور

قَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿١١٨﴾ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ

بولا ف۳ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لونگا ف۴ قسم ہے میں ضرور بہکا دونگا

وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَءَامُرَنَّهُمْ

اور ضرور انھیں آرزوئیں دلاؤنگا ف۵ اور ضرور انھیں کہونگا کہ وہ چوپایوں کے کان چیرینگے ف۶ اور ضرور انھیں

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ

کہونگا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دینگے ف۷ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَ

وہ صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انھیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے

مَا يَعِدُهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢٠﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ

ف۸ اور شیطان انھیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ف۹ انکا ٹھکانا دوزخ ہے

وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ

اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ

کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انھیں باغوں میں لیجائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں

وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ ٱللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾ لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ

اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ تمھارے خیالوں پر ہے

وَلَآ أَمَانِىِّ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ ۗ مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِۦ وَلَا يَجِدْ لَهُۥ مِن دُونِ

ف۱۰ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ف۱۱ جو برائی کرے گا ف۱۲ اسکا بدلہ پائیگا اور اللہ کے سوا نہ کوئی

ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ

اپنا حمایتی پائیگا نہ مددگار ف۱۳ اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾

اور ہو مسلمان ف۱۴ تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انھیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا

ع

ف۱ یعنی مؤنث بتوں کو جیسے لات۔ عزّیٰ۔ منات وغیرہ یہ سب مؤنث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جسکی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی انثیٰ (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قرأت میں اِلَّآ اَوْثَانًا اور حضرت ابن عباس کی قراءت میں اِلَّآ اِنَاثًا آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اناث سے مراد بت ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے۔

ف۲ کیونکہ اسی کے اغوا سے بت پرستی کرتے ہیں۔

ف۳ شیطان۔

ف۴ انھیں اپنا مطیع بناؤنگا۔

ف۵ طرح طرح کی کبھی عمر طویل کی کبھی لذات دنیا کی کبھی خواہشات باطلہ کی کبھی اور کبھی اور

ف۶ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے کر لیتے اور اسکو بَحِیْرَہ کہتے تھے شیطان نے انکے دل میں یہ ڈالدیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔

منزل

ف۷ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کرکے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اسمیں داخل ہے

ف۸ اور دل میں طرح طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے

ف۹ کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے درحقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے

ف۱۰ جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمھیں نفع پہونچائینگے

ف۱۱ جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائیگی یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے

ف۱۲ خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے

ف۱۳ یہ وعید کفار کے لیے ہے ف۱۴ مسئلہ اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخل ایمان نہیں۔

ف۱ یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا ف۲ جو ملت اسلام کے موافق ہے حضرت ابراہیم کی شریعت و ملت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت میں داخل ہے اور خصوصیات دین محمدی کے اس کے علاوہ ہیں دین محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ عرب اور یہود و نصاریٰ سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انتساب پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرع محمدی اس پر حاوی ہے تو اُن سب کو دین محمدی میں داخل ہونا اور اُسکو قبول کرنا لازم ہے ف۳ خلت صفائے مودت اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لیے آپ کو خلیل کہا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اُس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو یہ معنیٰ بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں تمام

ع ۱۸ / ۱۱ / ۱۵

انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں حضور اللہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا ف۴ اور وہ اُس کے احاطہ علم و قدرت میں ہے۔ احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کیلیے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو ف۵ شانِ نزول زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیت میراث نازل ہوئی تو اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہونگے آپ نے اُنکو اس آیت سے جواب دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحب مال و جمال ہوتی تو اُس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اُسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اُس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر اُنھیں ان عادتوں سے منع فرمایا ف۶ میراث سے ف۷ یتیم ف۸ اُنکے پورے حقوق اُنکو دو ف۹ زیادتی تو اس طرح کہ اُس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کر دے یا کم کر دے ف۱۰ اور اس صلح کے لیے اپنے حقوق کا بار کم کرنے پر راضی ہو جائیں ف۱۱ اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے ف۱۲ ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا ف۱۳ اور باوجود نامرغوب ہونیکے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور برعایت حق صحبت اُنکے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور اُنھیں ایذا و رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ

اور اُس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے لیے جھکا دیا ف۱ اور وہ نیکی والا ہے اور

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ

ابراہیم کے دین پر چلا ف۲ جو ہر باطل سے جدا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا ف۳ اور اللہ ہی کا ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے ف۴

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰی

اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں ف۵ تم فرما دو کہ اللہ تمہیں انکا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر

عَلَيْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ يَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ

قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم اُنھیں نہیں دیتے جو اُنکا مقرر ہے

لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ

ف۶ اور اُنھیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور ف۷ بچوں کے بارے میں

وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰی بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور یہ کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو ف۸ اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو

كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ

اُس کی خبر ہے اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی ف۹ یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے

اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ

ف۱۰ تو اُن پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں ف۱۱ اور صلح

خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ

خوب ہے ف۱۲ اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں ف۱۳ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو ف۱۴ تو

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا

اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۱۵ اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ

بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو ف۱۶ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو اَدھر میں

منزل ۱

اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں ف۱۴ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیگا ف۱۵ یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مقدرت میں نہیں کہ ہر امر میں تم اُنھیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کر کے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہارے مقدور میں نہیں ہے اور اسو جہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبت قلبی اور میل طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اُس میں برابری کرنیکا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔

كالمعلقة وان تصلحوا وتتقوا فان الله كان غفورا رحيما ﴿۱۲۹﴾
لٹکتی ہچھوڑ دو ف۱ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وان يتفرقا يغن الله كلا من سعته وكان الله واسعا حكيما ﴿۱۳۰﴾
اور اگر وہ دونوں ف۲ جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کردیگا ف۳ اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے

ولله ما في السموت وما في الارض ولقد وصينا الذين
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے

اوتوا الكتب من قبلكم واياكم ان اتقوا الله وان تكفروا
اُنہے جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ف۴ اور اگر کفر کرو

فان لله ما في السموت وما في الارض وكان الله غنيا حميدا ﴿۱۳۱﴾
تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۵ اور اللہ بے نیاز ہے ف۶ سب خوبیوں سراہا

ولله ما في السموت وما في الارض وكفى بالله وكيلا ﴿۱۳۲﴾ ان
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی ہے کارساز اے

يشا يذهبكم ايها الناس ويات باخرين وكان الله على
لوگو وہ چاہے تو تمہیں لیجائے ف۷ اور اوروں کو لے آئے اور اللہ کو

ذلك قديرا ﴿۱۳۳﴾ من كان يريد ثواب الدنيا فعند الله ثواب
اس کی قدرت ہے جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس

الدنيا والاخرة وكان الله سميعا بصيرا ﴿۱۳۴﴾ يايها الذين
دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے ف۸ اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو

امنوا كونوا قومين بالقسط شهداء لله ولو على انفسكم او
انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کیلئے گواہی دیتے چاہے اُس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا

الوالدين والاقربين ان يكن غنيا او فقيرا فالله اولى بهما
ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو ف۹ بہرحال اللہ کو اُسکا سب سے زیادہ اختیار ہے

فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا وان تلوا او تعرضوا فان الله
تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۱۰ یا منہ پھیرو ف۱۱ تو اللہ کو

ف۱ بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے پہننے پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے۔

ف۲ زن و شوہر باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خلع کے ساتھ تفریق ہو جائے یا مرد عورت کو طلاق دیکر اسکا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کردے اور اسطرح وہ

ف۳ اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا

ف۴ اُسکی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو توحید و شریعت پر قائم رہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام اُمتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے۔

منزل ۱

ف۵ تمام جہان اُسکے فرمانبرداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اُس کا کیا ضرر

ف۶ تمام خلق سے اور اُن کی عبادت سے

ف۷ معدوم کردے۔

ف۸ معنیٰ یہ ہیں کہ جسکو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اور اُس کی مراد اتنی ہی ہو جو اللہ اُس کو دیدیتا ہے اور ثواب آخرت سے وہ محروم رہتا ہے۔ اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کیلئے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے۔

ع ۵ ۱۶

ف۹ کسی کی رعایت و طرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مخل نہ ہونے پائے۔

ف۱۰ حق بیان میں اور جیسا چاہیے نہ کہو

ف۱۱ ادائے شہادت سے۔

كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۱ اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ف۲

وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ

اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری

قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ف۳ اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ف۴

فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٣٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا

تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے

ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۵ اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے ف۶ نہ انہیں راہ دکھائے

سَبِيلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣٨﴾ الَّذِينَ

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو

يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں ف۷ کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں

عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي

تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ف۸ اور بیشک اللہ تم پر

الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا

کتاب ف۹ میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ

مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ۗ إِنَّ

بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ف۱۰ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو ف۱۱ بیشک

اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿١٤٠﴾ الَّذِينَ

اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا وہ جو

يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ

تمہاری حالت تکا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۱۲

ف۱ جیسے عمل ہوں گے ویسا بدلا دے گا ف۲ یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت عبد اللہ بن سلام اور اسد و اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام و سلمہ و یامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مومنین اہل کتاب میں سے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسیٰ پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳ یعنی قرآن پاک پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں ف۴ یعنی انہیں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے ف۵ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کرکے کافر ہو گئے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کرکے اور کفر میں بڑھے ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ ان پر مومنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی ف۶ جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جبکہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ف۷ یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لیے وہ کفار کو صاحب قوت اور شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان کے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلب عزت باطل ف۸ اور اس کے لیے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مومنین ف۹ یعنی قرآن ف۱۰ کفار کی ہمنشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بد دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ یارانہ و مصاحبت ممنوع فرمائی گئی ف۱۱ اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے ف۱۲ اس سے ان کی مراد غنیمت میں شرکت کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔

منزل ١

وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم
اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو اُن سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا ف۱ اور ہم نے تمہیں
مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ
مسلمانوں سے بچایا ف۲ تو اللہ تم سب میں ف۳ قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا ف۴ اور اللہ
لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿۱۴۱﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ ع ۲۰ ۷ ۱۷
کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ف۵ بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں
اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ
اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں ف۶ اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں ف۷ تو ہارے جی سے
يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ
ف۸ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا ف۹ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں ف۱۰
ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ
نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے ف۱۱ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اُس کے لیے کوئی
سَبِيلًا ﴿۱۴۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ
راہ نہ پائے گا اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ
الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿۱۴۴﴾ إِنَّ
مسلمانوں کے سوا ف۱۲ کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کر لو ف۱۳ بیشک
الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿۱۴۵﴾
منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں ف۱۴ اور تو ہرگز اُنکا کوئی مددگار نہ پائیگا
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ
مگر وہ جنہوں نے توبہ کی ف۱۵ اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کیلیے کر لیا
فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۱۴۶﴾
تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں ف۱۶ اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا
مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿۱۴۷﴾
اور اللہ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

ف۱ کہ ہم تمہیں قتل کرتے گرفتار کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا۔
ف۲ اور اُنھیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور اُنکے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہماری اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو (یہ منافقوں کا حال ہے)
ف۳ اے ایماندارو اور منافقو۔
ف۴ کہ مؤمنین کو جنت عطا کرے گا۔ اور منافقوں کو داخل جہنم کرے گا۔
ف۵ یعنی کافر نہ مسلمانوں کو مٹا سکیں گے نہ حجت میں غالب آسکیں گے علماء نے اس آیت سے چند مسائل مستنبط کیے ہیں۔ (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلا پاکر مالک نہیں ہو سکتا۔ (۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا (جمل)
ف۶ کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب دینا ممکن نہیں۔
ف۷ مؤمنین کے ساتھ
ف۸ کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوقِ طاعت اور لطفِ عبادت حاصل ہو محض ریاکاری ہے اس لیے منافق کو نماز بار معلوم ہوتی ہے

منزل ۱

ف۹ اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد
ف۱۰ کفر و ایمان کے
ف۱۱ نہ خالص مؤمن نہ کھلے کافر
ف۱۲ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو
ف۱۳ اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہو جاؤ
ف۱۴ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کرکے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔
ف۱۵ نفاق سے
ف۱۶ دارین میں

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا ف۱ مگر مظلوم سے ف۲

وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝۱۴۸ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا

اور اللہ سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی

عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝۱۴۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

برائی سے درگزر و تو بیشک اللہ معاف کرنیوالا قدرت والا ہے ف۳ وہ جو

بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ

اللہ اور اُس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں ف۴

يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے ف۵ اور چاہتے ہیں کہ ایمان

يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝۱۵۰ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ

و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر ف۶ اور ہم نے

وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۱۵۱ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اللہ اور اُس کے

رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا اُنھیں عنقریب اللہ اُنکے ثواب

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۵۲ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

دے گا ف۷ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸ اے محبوب اہل کتاب ف۹

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ

تم سے سوال کرتے ہیں کہ اُن پر آسمان سے ایک کتاب اُتار دو ف۱۰ تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کرچکے

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

ف۱۱ کہ بولے ہمیں اللہ کو علانیہ دکھا دو تو اُنھیں کڑک نے آلیا اُن کے گناہوں پر

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

پھر بچھڑا لے بیٹھے ف۱۲ بعد اس کے کہ روشن آیتیں ف۱۳ اُن کے پاس آچکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا ف۱۴

ف۱ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آگئی چغل خوری بھی عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے ایک قول یہ بھی ہے کہ بری بات سے گالی مراد ہے ف۲ کہ اُس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اُس نے میرا مال چرایا یا غصب کیا شانِ نزول ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا اُنھوں نے اچھی طرح اُس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو اُنکی شکایت کرتا نکلا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اسکو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مجھکو برا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایکمرتبہ جواب دیا تو حضور اُٹھ گئے فرمایا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دیرہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۳ تم اُسکے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائے گا حدیث تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا ف۴ اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اُس کے رسولوں پر نہ لائیں ف۵ شانِ نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ اُنھوں نے کفر کیا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کیا ف۶ بعض رسولوں پر ایمان لانا انھیں کفر سے نہیں بچاتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔ ف۷ مرتکب کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللہ اور اُس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہے معتزلہ صاحب کبیرہ کے خلود عذاب کا عقیدہ رکھتے ہیں اس آیت سے اُن کے اس عقیدہ کا بطلان ثابت ہوا ف۸ مسئلہ یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہو گیا اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے ف۹ براہ سرکشی ف۱۰ یکبارگی شانِ نزول یہود میں سے کعب بن اشرف و فنحاص بن عازوراء نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے یہ سوال اُنکا طلب ہدایت و اتباع کے لیے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۱ یعنی یہ سوال اُنکا کمال جہل سے ہے اور اس قسم کی جہالتوں میں اُنکے باپ دادا بھی گرفتار تھے اگر سوال طلب رشد کے لیے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے ف۱۲ اُسکو پوجنے لگے ف۱۳ توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے صدق پر واضح الدلالۃ تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی "لیکن خوئے بدرا بہانۂ بسیار" بجائے اطاعت کرنیکے اُنھوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کر دیا ف۱۴ جب اُنھوں نے توبہ کی اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لیے توقع ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللہ اُنھیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے۔

منزل ۱

الع ۲۱ ۱۱ ۱

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (١٥٣) وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا ف١ پھر ہم نے اُن پر طور کو اونچا کیا

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي

اُن سے عہد لینے کو اور اُن سے فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور اُنسے فرمایا کہ ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو

السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا (١٥٤) فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ

ف٢ اور ہم نے اُن سے گاڑھا عہد لیا ف٣ تو اُنکی کیسی بدعہدیوں کے سبب ہمنے اُنپر لعنت کی اور

كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا

اسلیے کہ وہ آیات الٰہی کے منکر ہوئے ف٤ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف٥ اور اُنکے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر

غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (١٥٥) وَ

غلاف ہیں ف٦ بلکہ اللہ نے اُنکے کفر کے سبب اُنکے دلوں پر مہر لگادی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور

بِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا (١٥٦) وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا

اسلیے کہ اُنھوں نے کفر کیا ف٧ اور مریم پر بڑا بہتان اُٹھایا اور اُن کے اس کہنے پر

الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا ف٨ اور ہے یہ کہ اُنھوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ

بلکہ اُنکے لیے اُنکی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا ف٩ اور وہ جو اُسکے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اُسکی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا (١٥٧) ۙ

ہیں ف١٠ اُنھیں اُس کی کچھ بھی خبر نہیں ف١١ مگر یہی گمان کی پیروی ف١٢ اور بیشک اُنھوں نے اُس کو قتل نہ کیا ف١٣

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (١٥٨) وَاِنْ مِّنْ

بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اُٹھالیا ف١٤ اور اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی

اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ایسا نہیں جو اُس کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لائے ف١٥ اور قیامت کے دن

يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (١٥٩) ۚ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

وہ اُن پر گواہ ہوگا ف١٦ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے ف١٧ سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں

ف١ ایسا تسلط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لیے خود اُنکے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کرسکے اور اُنھوں نے اطاعت کی ف٢ یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اُس روز تمہارے لیے حلال نہیں نہ کرو سورۂ بقرہ میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں ف٣ کہ جو اُنھیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جسکی ممانعت کی گئی ہے اُس سے باز رہیں پھر اُنھوں نے اس عہد کو توڑا ف٤ جو انبیاء کے صدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ف٥ انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ اُنکے زعم میں بھی اُنھیں اس کا کوئی استحقاق نہ تھا ف٦ لہٰذا کوئی پند و وعظ کارگر نہیں ہوسکتا ف٧ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی ف٨ یہود نے دعویٰ کیا کہ اُنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کردیا اور نصاریٰ نے اُسکی تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرمادی ف٩ جسکو اُنھوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں باوجودیکہ اُنکا یہ خیال غلط تھا ف١٠ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعضے کہتے کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں بعض کہتے ہیں کہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں لہٰذا یہ وہ نہیں اسی تردد میں ہیں ف١١ جو حقیقت حال ہے ف١٢ اور اٹکلیں دوڑانا ف١٣ انکا دعوائے قتل جھوٹا ہے ف١٤ صحیح و سالم آسمان پر اُسکی تفصیلیں احادیث میں وارد ہیں سورۂ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے ف١٥ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے ہیں جنکے ساتھ اُنھوں نے کفر کیا تھا اور اُسوقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اُسوقت کے تمام اہل کتاب اُنپر ایمان لے آئیں گے اُسوقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کرینگے اور اُسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہونگے اور نصاریٰ نے اُنکی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں اُنکا ابطال فرمائینگے دین محمدی کی اشاعت کرینگے اُسوقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیگا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نافع نہ ہوگا

ف١٦ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دینگے کہ اُنھوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپکے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ اُنھوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں اُن کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے۔

ف١٧ نقض عہد وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہوچکا۔

طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّ اَخْذِهِمُ

کہ اُن کے لیے حلال تھیں ف۱ اُن پر حرام فرمادیں اور اس لیے کہ اُنھوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور اس لیے

الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ

کہ وہ سُود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ف۲ اور

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی

اُن میں جو کافر ہوئے ہم نے اُن کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ہاں جو اُن میں علم میں

الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ

پکے ف۳ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اُترا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

تم سے پہلے اُترا ف۴ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور

الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ

اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے بیشک

اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ

اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اُس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ف۵ اور

اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ

ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور

عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو

زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ

زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے ف۶ فرما چکے اور اُن رسولوں کو

نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ

جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ف۷ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقۃً کلام فرمایا ف۸ رسول خوشخبری دیتے ف۹ اور

مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ

ڈر سناتے ف۱۰ کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے ف۱۱ اور

ف۱ جن کا سورۂ انعام کی آیۂ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا میں بیان ہے ف۲ رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے ف۳ مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل صافی اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے اُنھوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ف۴ پہلے انبیاء پر ف۵ شانِ نزول یہود و نصاریٰ نے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ اُنکے لیے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کیجائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا بکثرت انبیاء ہیں جنمیں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے اُنکی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور اُن کو اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا آسانی دلنشیں ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمال حماقت ہے

۲۲ ع ۱۰ ۲

منزل ۱

ف۶ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں
ف۷ اور اب تک اُنکے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی

ف۸ تو جسطرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادح نہیں ہوسکتا۔

ف۹ ثواب کی ایمان لانے والوں کو۔
ف۱۰ عذاب کا کفر کرنے والوں کو
ف۱۱ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور اُنکا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہوتے اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہنچنا میسر نہیں ہوتا۔

ف۱ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرکے ف۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر یہ حال یہود کا ہے ف۳ اللہ کے ساتھ ف۴ کتابِ الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کرکے ف۵ جبتک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر مریں ف۶ سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۷ اور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں اُنکا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ
اللہ غالب حکمت والا ہے ۔ لیکن اے محبوب اللہ اسکا گواہ ہے جو اُس نے تمہاری طرف اُتارا
اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾
وہ اُس نے اپنے علم سے اُتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ
وہ جنھوں نے کفر کیا ف۱ اور اللہ کی راہ سے روکا ف۲ بیشک وہ دور کی گمراہی میں
بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ
پڑے بیشک جنھوں نے کفر کیا ف۳ اور حد سے بڑھے ف۴ اللہ ہرگز انھیں نہ بخشے گا ف۵ اور
لَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَ
نہ اُنھیں کوئی راہ دکھائے مگر جہنم کا راستہ کہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور
كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ
یہ اللہ کو آسان ہے اے لوگو تمہارے پاس
الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا
یہ رسول ف۶ حق کے ساتھ تمہارے رب کیطرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۷
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾
تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ
اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو ف۸ اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ ف۹ ع ۹
اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى
مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ف۱۰ اللہ کا رسول ہی ہے اور اسکا ایک کلمہ ف۱۱ کہ مریم کی طرف
مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ
بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ف۱۲ اور تین نہ کہو ف۱۳
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ
باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے ف۱۴ پاکی اُسے اس سے کہ اُسکے کوئی بچہ ہو

ف۸ شانِ نزول یہ آیت نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جنکے کئی فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے مرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ بیٹا روح القدس باپ سے ذات بیٹے سے عیسیٰ روح القدس سے اُن میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے تو اُن کے نزدیک اِلٰہ تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے چکر میں گرفتار تھے بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں ماں کی طرف سے اُنھیں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت آئی تعالی اللّٰہ عما یقولون علوًّا کبیرًا یہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک یہودی نے پیدا کی جسکا نام بولس تھا اور اس نے اُنھیں گمراہ کرنے کے لیے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں افراط و تفریط سے باز رہیں خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور اُن کی تنقیص بھی نہ کریں۔

منزل ۱

ف۹ اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اتحاد کے عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقادِ حق پر رہو کہ
ف۱۰ ہے اور اس محترم کے لیے اس کے سوا کوئی نسب نہیں
ف۱۱ کہ کُن فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امر الٰہی سے پیدا ہو گئے
ف۱۲ اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے۔ اور اُس کے رسولوں کی تصدیق کرو۔ اور اس کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے ہیں۔
ف۱۳ جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفر محض ہے۔
ف۱۴ کوئی اُس کا شریک نہیں۔

وَلَدٌ ۘ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ ع

اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف۱ اور اللہ کافی کارساز

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا ف۲ اور نہ مقرب فرشتے

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ف۳ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ

کام کیے اُن کی مزدوری اُنھیں بھرپور دیکر اپنے فضل سے اُنھیں اور زیادہ دے گا اور

اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷۳﴾ لا

وہ جنھوں نے ف۴ نفرت اور تکبر کیا تھا اُنھیں دردناک سزا دیگا

وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۴﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا

لوگو بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی ف۵ اور ہم نے تمھاری طرف روشن نور اُتارا

مُّبِيْنًا ﴿۱۷۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ

ف۶ تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اُس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ اُنھیں

فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۶﴾ ط

اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا ف۷ اور اُنھیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمھیں کلالہ ف۸ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ

بے اولاد ہے ف۹ اور اُس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اُس کی بہن کا آدھا ہے ف۱۰ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا

ع ۳ ۹ ۳ نصف

ف۱ اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہو سکتا ف۲ شانِ نزول نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لیے یہ عار کی بات نہیں اسپر یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی ف۳ یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا ف۴ عبادت الٰہی بجالانے سے ف۵ دلیل واضح سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے جنکے صدق پر اُنکے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں ف۶ یعنی قرآن پاک ف۷ اور جنت و درجات عالیہ عطا فرمائے گا۔

ف۸ کلالہ اسکو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد ف۹ شانِ نزول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لیے تشریف لائے حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آب وضو اُن پر ڈالا اُنھیں افاقہ ہوا آنکھ کھولکر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم) ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اُس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سنت ہے۔

منزل ۱

مسئلہ مریضوں کی عیادت سنت ہے۔

مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔

ف۱۰ اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو۔

اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا
اگر بہن کے اولاد نہ ہو ف پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں اُنکا دو تہائی
تَرَكَ ؕ وَ اِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ
الْاُنْثَیَیْنِ ؕ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع ۲۴
دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سات (شروع کی لمبی) سورتیں حاصل کیں وہ بہتر ہے۔ (کنز العمال ص: ۱۴۲، ج: ۱، ابو الشیخ)

سات طویل سورتوں سے مراد ایک قول کے مطابق، بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف اور سورۂ یونس ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾

بیشک ہم نے آپ کو سات مثانی کی سورتیں یا آیتیں دیں۔

حضرت واثلہ بن اسقع سے امام بیہقی نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے توریت کی جگہ سات طویل سورتیں دی گئیں۔ اور مئین ہر وہ سورہ جس میں سو یا اس سے کچھ زیادہ آیتیں ہیں اور مثانی ہر وہ سورہ جس میں سو سے کم اور مفصل سورتوں کی آیتوں سے زیادہ آیتیں ہیں۔ (در منثور ص: ۱۱۶، ج: ۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شب کچھ تکلیف محسوس کی صبح کو عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے اوپر درد و تکلیف کا اثر نمایاں ہے حضور نے فرمایا سنو! جیسا تم دیکھ رہے ہو (یعنی محنت شاقہ کا جو تمہیں اندازہ ہے) وہ صحیح ہے بحمد اللہ میں نے سبع طوال سات طویل سورتیں پڑھی ہیں۔ (در منثور، ابویعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور